رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ:- الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل

قادیان

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ "الفضل" ہو

شرح چندہ پیشگی

سالانہ عہ

ششماہی ۸ر

سہ ماہی ۱۲ر

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند عہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۴	مورخہ ۱۵ر رجب ۱۳۵۵ھ	یوم جمعہ	مطابق ۲ر اکتوبر ۱۹۳۶ء	نمبر ۸۰

مدینۃ المسیح

قادیان۔ ۳۰ر ستمبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو گلے میں درد اور نزلہ کی بہت تکلیف ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلیٰ آج بارہ بجے کی ٹرین سے سندھ سے واپس تشریف لائے ؛

افسوس۔ دولت بی بی صاحبہ اہلیہ حکیم اللہ دتا صاحب موضع شاہ پور ضلع گورداسپور میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نعش قادیان لائی گئی حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی علالت

الحمد للہ۔ کہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت رو بصحت ہو رہی ہے۔ اور جو خطرناک آثار تھے۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دور ہوگئے ہیں۔ چودہ گھنٹے کی بے ہوشی۔ اور ثقل زبان کے بعد خدا کے فضل سے ان عوارض میں کمی ہونی شروع ہوئی۔ اور اب کہ ۳۰ ستمبر ۹ بجے شب کا وقت ہے بفضل خدا خطرناک عوارض دور ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ۔ البتہ بخار۔ کمزوری۔ قے اور سخت سر درد ابھی تک باقی ہے۔ احباب دعائیں جاری رکھیں ؛

حضرت ممدوحہ کی علالت کی تاریں پہنچنے پر ڈلہوزی سے خان میاں عبد اللہ خان صاحب۔ اور گوجرانوالہ سے جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے آئی سی ایس معہ اپنی بیگمات اور بچوں کے کل رات کے بارہ بجے تک پہنچ گئے ؛

تحریک تعمیر مہمان خانہ و توسیع مسجد مبارک و مسجد اقصیٰ

اور

جلسہ سالانہ کا خیر مقدم

(۴)

دفتر بیت المال سے چندوں کی جو تحریک کی گئی ہے۔ اس کا عہدیداران جماعت اور احباب نے مخلصانہ خیر مقدم کیا ہے اس سلسلہ میں جو رقوم اقساط میں موصول ہو رہی ہیں۔ ان کی چوتھی فہرست شکریہ کے ساتھ شائع کی جاتی ہے۔ جن جماعتوں اور احباب نے ابھی تک اس میں حصہ نہ لیا ہو۔ وہ بہت جلد توجہ فرمائیں۔ ناظر بیت المال قادیان

نام	رقم
سید غلام جیلانی صاحب چک ۱۱۶ جنوبی	۱/-/۶
غلام احمد صاحب حکیم جماعت اوڑ	۱/-/-
طفیل احمد صاحب سکرٹری جماعت چندرسی مراد آباد	۱/۶/
چودہری مہرالدین صاحب کھیوہ	۵/-
فضل بی بی صاحبہ لودہران ملتان	۷/۴/-
محمد الدین صاحب منزئی وزیرستان	۳۵/-
نادر علی صاحب حصار جماعت ہانسی	۴/۸/-
محمد شفیع صاحب منڈیکی بیریاں	۰/۸/-
لجنہ اماء اللہ قادیان	۱۴۹/۳/۹
سردار احمد صاحب پٹیالہ گجرات	۳/۵/۶
عبد الحمید صاحب عارف گردسی شاہو لاہور	۵/۱/-
محمد یوسف صاحب جموں	۱/۶/۶
عبد الغنی صاحب سکرٹری جماعت کریام جالندھر	۱۸/۱۲
محمد دین صاحب رانچی	۲/۸
مولوی احمد حسین صاحب وکیل تیماپور	۱۷/
چودہری عبد القادر صاحب سکرٹری جماعت گجرانوالہ	۹۰/۸/۶
عبد الرحیم صاحب ناصر آباد سندھ	۲۶/۵
محمد عبد المجید صاحب سکرٹری جماعت بمبئی	۰/۱۱
ذاکر حسین صاحب سنور پٹیالہ	۵/-
میاں الہ داد صاحب سکرٹری جماعت ماجہ گجرات	۷/۱۲

نام	رقم
عطا محمد خانصاحب دسوہہ ہوشیارپور	۱۴/-
عبد العزیز خان صاحب گوردا سپور	۳۸/-
کارکنان نظارت دعوۃ و تبلیغ	۲۲/۱۴/-
عبد الحق صاحب ڈوالہ بانگر	۰/۹/-
ایم الیف کریم خانصاحب سکرٹری جماعت ماندلے	۱/۴
نصر اللہ خانصاحب وزیرستان	۶/
نور محمد صاحب سکرٹری جماعت مکپلن برما	۱۷/-
خلیل الرحمن صاحب برما	۱۱/-
غلام رسول صاحب سکرٹری جماعت سرگودہا	۴۷/-
اللہ بخش صاحب گلانوالی امرتسر	۳/-
سید لال شاہ صاحب آئمہ شیخوپورہ	۲/-
ڈاکٹر بشیر محمد صاحب عاقل سکرٹری جماعت سعید سیالکوٹ	۳/۴۰
محمد خانصاحب سکرٹری جماعت کھاریاں	۹/۱/۶
عنایت علی خانصاحب جماعت برنالہ	۱۷/۴

نام	رقم
محمد اشرف صاحب سکرٹری جماعت کرڈیانوالہ گجرات	۶/-
محمد سعید صاحب جماعت جے پور	۴۳/۱۲
محمد حیات صاحب سکرٹری جماعت ملتان	۲۶/-
شاہ عالم صاحب سکرٹری جماعت جہلم	۴۲/-
بشیر احمد صاحب میرٹھ	۲۰/-
مولوی محمد عثمان صاحب سکرٹری جماعت ڈیرہ غازی خان	۵۰/۴
مرزا محمد یعقوب صاحب قادیان	۵/-
میاں خدا بخش صاحب قادیان	۰/۳/۰
میاں خان محمد صاحب کیمبل پور	۵۱/۱۱
مشتاق احمد صاحب وانا وزیرستان	۹/۱۱
سید صادق علی صاحب محلہ دار العلوم قادیان	۱۵/-
منشی عبد العزیز صاحب قادیان	۱۰/-
شیخ قدرت اللہ صاحب سکرٹری جماعت ناچیہ	۲۵/-

بعدالت جناب شیخ عبد الغنی صاحب نائب تحصیلدار خانیوال

سید چراغ شاہ ولد سید گیلانی شاہ قوم سید ساکن چک ۱۹۶ تحصیل خانیوال مدعی

بنام

روشن داس۔ پوکھر داس پسران پاری رام اقوام اروڑہ حال رسید پور تحصیل جھنگ مدعا علیہم

دعویٰ دلا پانے مبلغ ۶ بابت کرایہ دوکان وغیرہ ربیع ۱۹۳۳ء

حلقہ چک ۱۶۷ تحصیل خانیوال

اشتہار عام

مقدمہ مندرجہ صدر پوکھر داس مدعا علیہ مذکور کے نام کئی بار سمنات جاری کئے گئے ہیں۔ مگر تعمیل اصالتاً نہیں ہو سکی۔ جس سے پایا جاتا ہے کہ پوکھر داس مدعا علیہ عمداً تاریخ حاضری سے گریز کرتا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا پوکھر داس مدعا علیہ مذکور کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بغرض جوابدہی عدالت ہذا میں بتاریخ ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۶ء بوقت دس بجے صبح حاضر ہووے۔ بصورت دیگر پوکھر داس کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاوے گی۔ مورخہ ۲۴/۹/۳۶

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

میری پیاری بہنو!

مَیں آپ کی ہمدردی کی خاطر یہ اشتہار دے رہی ہوں۔ کہ اگر آپ کو یا آپ کی کسی عزیزہ کو مرض سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہونے کا مرض ہے۔ کمر درد رہتا ہے۔ قبض رہتی ہے۔ رنگ زرد ہے۔ کام کاج کرنے سے تھکاوٹ ہو جاتی ہے۔ طبیعت سست رہتی ہے۔ تو میرے پاس ایک ایسی خاندانی مجرب دوا ہے۔ جو اس مرض کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ جب سے میں نے اشتہار دینا شروع کیا ہے۔ کئی بہنوں نے منگا کر استعمال کی ہے۔ اور بہت ہی تعریف کی ہے۔ واقعی سو فی صدی مجرب ہے آپ بھی منگا کر اس موذی مرض سے نجات حاصل کریں۔ قیمت مکمل خوراک دو روپے (عه) مقرر ہے۔

ملنے کا پتہ:- نجم النساء معرفت انجمن احمدیہ شاہدرہ لاہور

تریاق معدہ و جگر

یہ مشہور و معروف مرکب ہزارہا اشخاص پر تجربہ ہو کر ایک بے نظیر مرکب ثابت ہو چکا ہے ضعف جگر بھوک۔ کمی خون۔ جلن ہاتھ پاؤں۔ دل دھڑکن۔ زردی بدن۔ تپ تلی۔ ملیریا۔ بخار وغیرہ عوارضات کے لئے اکسیر ہے۔ علاوہ ازیں جریان۔ احتلام کے لئے شرطیہ علاج ہے۔ بیس سالہ جریان احتلام فوراً کافور ہو جاتا ہے۔

خوبصورت گولیاں کھانے میں آسان فوائد میں بے نظیر۔ جملہ عیوب سے پاک ہیں اس کا کوئی جزو کسی مذہب میں حرام نہیں قیمت فی شیشی دو روپے علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر:- شیخ سردار احمد مہتمم دواخانہ احمدیہ عمروالہ ڈاکخانہ بھڑگو والہ ضلع گورداسپور

دہلی ہاؤس قادیان

نئے سائیکل۔ بجلی کے پنکھوں۔ ہر قسم کی مرمت کے لئے قادیان میں سب سے پہلی اور مشہور فرم ہے۔

محمد اسمٰعیل صدیقی پروپرائٹر

مندرجہ ذیل جائدادیں فروخت ہوتی ہیں!

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے بحوالہ ریزولیوشن نمبر ۵۱ مؤرخہ ۹ ہش مندرجہ ذیل اراضیات اور مکانات کو جو صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملکیت و مقبوضہ ہیں۔ ان کو فروخت کر دینے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ لہٰذا یہ فہرست احباب جماعت کی آگاہی کے لئے شائع کی جاتی ہے۔ جو دوست اس میں سے کوئی جائداد خریدنا چاہتے ہوں۔ وہ اطلاع دیں۔ نیز جو دوست خود نہ خریدنا چاہتے ہوں۔ وہ ان اراضیات و مکانات کے خریدار بنانے کی کوشش کریں۔ اور جب کوئی صاحب مندرجہ فہرست میں سے کوئی مکان یا زمین لینے کے لئے تیار ہوں۔ تو اس کی اطلاع دفتر جائدادیں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ بہر صورت یہ کام مقامی دوستوں کی امداد اور تعاون سے جلد ہو سکتا ہے۔ ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

(۱) ۴۸ کنال اراضی زرعی واقعہ موضع سوہاوہ۔ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

(۲) ۶۹ کنال اراضی زرعی واقعہ موضع راہوں ضلع جالندھر

(۳) مکان موسومہ چودہری نصر اللہ خان صاحب مرحوم والا واقعہ محلہ دارالعلوم قادیان

(۴) اراضی زرعی ۱ کنال ۵ مرلہ واقعہ موضع گلانوالی تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور

(۵) اراضی زرعی ۳ کنال واقعہ موضع حمزہ تحصیل و ضلع امرتسر

(۶) اراضی زرعی نہری ۳۶ کنال واقعہ موضع ہلال پور۔ ضلع شاہ پور۔ سرگودھا۔

(۷) اراضی زرعی ۲ کنال واقعہ موضع چیہ سندھواں۔ ضلع گوجرانوالہ

(۸) اراضی زرعی ۔ کنال ۲ مرلہ واقعہ موضع اجیر تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور

(۹) اراضی زرعی ۲۵ کنال ۱ مرلہ چاہی نہری واقعہ موضع ڈھورہ ہمایہ تحصیل جامپور ضلع ڈیرہ غازیخان

(۱۰) اراضی ۔ کنال و ایک مکان خورد واقعہ موضع سڑوعہ ضلع ہوشیارپور

(۱۱) اراضی نہری ۸۷ کنال ۵ مرلہ واقعہ چک ۲۲۶ ب۔ تحصیل سمندری ضلع لائلپور

(۱۲) اراضی زرعی ۔ کنال ۳ مرلہ واقعہ موضع رائے پور ضلع سیالکوٹ

(۱۳) اراضی زرعی ۲ کنال واقعہ موضع تلونڈی عنایت خان ضلع سیالکوٹ

(۱۴) اراضی نہری ۱۷ کنال ۶ مرلہ واقعہ موضع گکھووال ضلع لائلپور

(۱۵) ایک مکان واقعہ اندرون قصبہ قادیان

(۱۶) اراضی زرعی ۴ کنال واقعہ موضع ہیمران ضلع لدھیانہ

(۱۷) اراضی زرعی (آمدہ از حساب وصیت مولوی عبد السلام صاحب مرحوم و مولوی عبد المنان صاحب) واقعہ موضع کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور

(۱۸) اراضی زرعی ۱۰ کنال واقعہ موضع وڈالہ بانگر تحصیل و ضلع گورداسپور

(۱۹) اراضی نہری ۔ کنال ۱۳ مرلہ واقعہ موضع محمد آباد تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور

(۲۰) اراضی بارانی ۔ کنال واقعہ موضع اورا ضلع سیالکوٹ

(۲۱) اراضی ۳ کنال واقعہ موضع پکا گڑھ ضلع سیالکوٹ

(۲۲) مکان ۱۲ کنال ۱۴ مرلہ واقعہ موضع بھوگلانہ ضلع ہوشیارپور

(۲۳) مکان پختہ واقعہ محلہ دار الفضل قادیان

(۲۴) اراضی زرعی ۔ کنال ۱ مرلہ واقعہ موضع تلہٹہ صوبہ سرحد

(۲۵) اراضی سکنی ۴ مرلہ واقعہ بستی بلوچاں مشمولہ شیخوپورہ

(۲۶) مکان پختہ واقعہ کیریاں ضلع ہوشیارپور

ذیل کی جائدادیں صدر انجمن کی ملکیت نہیں بلکہ رہن باقبضہ ہیں۔ جو دوست لینا چاہیں گے۔ ان کے حق میں رہن در رہن کر دی جائیں گی۔

(۲۷) مکان موسومہ بابو وزیر خانصاحب والا واقعہ محلہ مسجد فضل قادیان بالعوض مبلغ ۔/۲۰۰ روپیہ

(۲۸) مکان موسومہ مبارک علی والا واقعہ محلہ دار الرحمت قادیان بالعوض مبلغ ۔/۱۰۰ روپیہ

(۲۹) اراضی زرعی ۶۳ کنال ۱ مرلہ واقعہ احمد آباد نواں پنڈ قادیان بالعوض مبلغ ۔/۔ روپیہ

(۳۰) اراضی زرعی چاہی و بارانی ۔ کنال ۵ مرلہ واقعہ موضع دیول متصل الھوال ضلع گورداسپور بالعوض مبلغ ۔/۔

(۳۱) ایک حصہ مکان واقعہ محلہ دار الانوار بالعوض مبلغ ۔/۔ روپیہ

(۳۲) ایک پختہ مکان موسومہ ...... واقعہ دار العلوم قادیان جس کے تین اطراف میں بڑی بڑی سڑکیں ہیں۔ اور دو دکانیں بھی ہیں۔ جو کرایہ پر چڑھی ہوئی ہیں — بالعوض مبلغ ۔/۵۰۰۰

(۳۳) قطعہ اراضی سفید بمعہ چار دیواری ۵ مرلہ واقعہ محلہ دار الفضل قادیان بالعوض مبلغ ۔/۔

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

جھریا ۲۹ ستمبر اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جھریا میں کوئلہ کی کان کے بیٹھ جانے کی وجہ سے قریباً ۱۰۰ کان کن زندہ درگور ہو گئے کان کی گہرائی ۱۰۰ فٹ کے قریب ہے امید ہے کہ کانکنوں کی جانیں بچائی جائیں گی۔

کراچی ۲۹ ستمبر امپیریل ایرویز کراچی کے صدر دفتر سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ ایک ہوائی جہاز جو کراچی سے سنگاپور کے لئے روانہ ہوا تھا۔ دہلی کے ہوائی مستقر میں نذر آتش ہو گیا۔ مسافر اور ہوا باز بچ گئے

کیپ ٹاؤن (بذریعہ ڈاک) علی بے نامی ترک پہلوان عنقریب ہندوستان آنے والا ہے۔ اس کا وزن ۲۱۵ پونڈ ہے۔ ۱۹۳۵ء میں اس نے جنوبی افریقہ میں ۱۷ کشتیاں لڑیں۔ جن میں سے ۱۱ جیت لیں۔ ۵ میں برابر رہا۔ اور ایک میں شکست کھائی۔

لاہور ۲۹ ستمبر آج آنریبل مسٹر جسٹس دین محمد جج ہائیکورٹ نے انتقال مقدمہ کے متعلق مسٹر کے ایل گابا کی درخواست نامنظور کر دی۔ فاضل جج نے فیصلہ میں تحریر کیا ہے کہ مسٹر گابا نے گورنمنٹ ایڈووکیٹ اور کورٹ ڈی ایس پی کے خلاف تہمت لگائی اور مسٹر گابا کو حکم دیا ہے۔ کہ عدالت میں حاضر ہو کر وجہ بیان کریں۔ کہ جھوٹی تہمت لگانے کے الزام کے ماتحت کیوں ان پر مقدمہ نہ چلایا جائے۔

لاہور ۲۹ ستمبر پرسوں شام کو پنجاب کے متعدد مقامات میں جو زبردست آندھی آئی۔ اس سے صوبہ کے اکثر حصوں میں فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ چنانچہ مختلف اضلاع سے اس قسم کے نقصانات کی اطلاعیں موصول ہوئی ہیں۔

نئی دہلی ۲۹ ستمبر بلدیہ نئی دہلی نے نئی دہلی میں لازمی تعلیم نافذ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

پشاور ۲۹ ستمبر ضلع پشاور کے ایک گاؤں میں ۹ اشخاص کو جو ایک مہمان خانہ میں سوئے ہوئے تھے۔ بچھو نے کاٹ لیا۔ جس کے نتیجہ میں ان میں سے ۲ جان بحق ہو گئے

برلن ۲۹ ستمبر ہر ہٹلر کے نائب نے القصر کے محصور باغیوں سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جرمنی کی قوم پرست جماعت القصر کے بہادر دل اور ان کی اعانت کرنے والوں کو مبارکباد دیتی ہے اور ان کی کامیابی کی خواہاں ہے۔

پیرس ۲۹ ستمبر ایک سرکاری اعلان میں ہدایت کی گئی ہے کہ بنک آف فرانس کی سفارش کے بغیر فرانس سے سونا اور سونے کے سکے باہر نہ بھیجے جائیں۔

جنیوا ۲۹ ستمبر جمعیتہ اقوام کے اجلاس دیروزہ میں روسی نمائندہ ایم لٹوینوف کی تقریر قابل ذکر تھی۔ جس میں اس نے ہر ہٹلر کی نورمبرگ کی تقریر کا جواب دیا۔ اور کہا کہ وہ حکومتیں جو غیر ممالک کے وسیع رقبہ پر آنکھیں لگائے بیٹھی ہیں۔ جمعیتہ اقوام کے اصول سے متفق نہیں ہو سکتی۔ اس لئے جو قائد حکومت اپنی حکمت عملی کی بنیاد حربی استحکام اور فوجی تفوق پر رکھتا ہے۔ اس کا علاج یہی ہے کہ اس کے مقابلے میں بھی اسی نسبت سے قوت کو کھڑا کیا جائے۔

بنارس ۲۹ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ پنڈت مالویہ کثرت کار کی وجہ سے علیل اور سخت کمزور ہو گئے ہیں۔ اور علاج کرا رہے ہیں۔ انہیں مشورہ دیا گیا ہے کہ کچھ عرصہ کے لئے مکمل آرام کریں۔

لاہور ۲۹ ستمبر گورنمنٹ پنجاب کونسل کے آئندہ اجلاس میں ایک بل پیش کرے گی جس کا نام کاپنگ فیز (Copying Fees) بل ہے۔ موجودہ قانون کے مطابق یہ طریق رائج ہے۔ کہ اگر کسی شخص نے گورنمنٹ پنجاب کے محکمہ مال۔ فوجداری یا اور کسی محکمہ کے کاغذات کی نقل حاصل کرنی ہو۔ تو درخواست کنندہ کو نقل کی اجرت پہلے داخل کرنی پڑتی تھی۔ اب اس بل کا منشا یہ ہے کہ درخواست آنے پر نقل بذریعہ وی پی بھیجی جایا کرے گی

میرٹھ ۲۹ ستمبر ہاپڑ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ وہاں طاعون پھوٹ پڑی ہے۔ پانچ اشخاص اس وقت تک ہلاک ہو چکے ہیں۔ محکمہ حفظان صحت وبا کو روکنے کی کوشش کر رہا ہے۔

شملہ ۲۹ ستمبر آج اسمبلی کے اجلاس میں آریہ سماجیوں کے مسودہ شادی پر بحث شروع ہوئی۔ مسٹر بجوریا نے ایک ترمیم پیش کی۔ کہ اس ایکٹ کے مقاصد کے لئے آریہ سماجی اس شخص کو تسلیم کیا جائیگا جو شادی سے کم سے کم ایک سال پہلے کسی آریہ سماج کا ممبر رہ چکا ہوں۔ بعض ہندو ارکان نے اس ترمیم کی مخالفت کی۔ سر محمد یعقوب نے ترمیم کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوؤں اور دوسری جماعتوں کے نقطہ نگاہ سے آریہ سماجی کی تعریف ضروری ہے مسٹر گیڈگل نے کہا کہ پچھلے دنوں اخبار "لیڈر" نے اس امر کی کوشش کی تھی۔ جس کے نتیجہ میں یہ تعریف معلوم ہو سکی۔ کہ ایک ہندو وہ ہندو ہے جب کہ وہ اپنے تئیں ہندو کہتا ہو؟ یہی حال پارسیوں اور مسلمانوں کا ہے۔ سر این این سرکار نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ مسٹر بجوریا کی ترمیم کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ ایک ایسے آریہ سماجی کی شادی بھی ناجائز قرار دے دی جائے گی۔ جو دس سال سے اچھا آریہ سماجی رہا ہو۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ کسی قانون میں مسلمان کی تعریف نہیں کی گئی۔ سر محمد یعقوب نے کہا۔ کہ ہر شخص کو معلوم ہے کہ مسلمان کون ہے۔ اس کے جواب میں سر این این سرکار نے کہا۔ یہی وجہ ہے کہ پنجابی اخبارات کے کالم اس بحث میں سیاہ ہوتے ہیں کہ ایک جماعت یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتی ہے کہ دوسری جماعت مسلمان نہیں۔

پٹنہ ۲۹ ستمبر ایک پیغام مظہر ہے کہ دریائے پن پن۔ موہر اور دوسرے دریاؤں میں جو خوفناک طغیانی آ گئی ہے لیکن اب طغیانی کے باعث مزید نقصان کا خطرہ نہیں۔

تالاویرا (ہسپانیہ) ۲۹ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں واضح کیا گیا ہے۔ کہ القصر کی آبادی جو بارہ سو نفوس پر مشتمل تھی آٹھ اشخاص کے سوا تمام کو بچا لیا گیا ہے ان میں سے ۳۰ اشخاص مجروح ہو چکے۔

شملہ ۲۹ ستمبر دولت متحدہ امریکہ سے تجارتی معاہدہ کے متعلق گفت و شنید کرنے کے لئے غیر سرکاری حلقوں کی طرف سے سر پرشوتم داس ٹھاکر داس کو صدر منتخب کیا گیا ہے۔ وہ مسٹر سٹیوارٹ کامرس سکرٹری سے اس سلسلہ میں ملاقات کریں گے۔

لنڈن ۲۹ ستمبر اعراب فلسطین کے خلاف تشدد کے حربہ کو زیادہ آزادی سے استعمال کرنے کے لئے حکومت برطانیہ نے نئی تجاویز مرتب کی ہیں۔ جن کا اعلان آج کر دیا جائے گا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس اعلان کی رو سے بعض اضلاع میں مارشل لاء نافذ کر دیا جائے گا۔

روما ۲۹ ستمبر اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حبشہ میں ایک مستقل حبشی حکومت قائم ہے۔ جس علاقے میں یہ حکومت قائم ہے۔ اس پر اطالوی فوجوں نے یلغار شروع کر دی ہے۔ ان فوجوں کے ساتھ حبشیوں کا بھی ایک بے قاعدہ لشکر ہے۔

لنڈن ۲۹ ستمبر ہسپانیہ کی خانہ جنگی میں عدم مداخلت کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے مختلف حکومتوں کے نمائندے جمع ہیں پرتگال نے ابھی تک اپنا نمائندہ نہیں بھیجا تھا۔ آج پرتگال کے سفیر مقیم لنڈن نے اس کمیٹی میں اپنے ملک کی نمائندگی کی۔ پرتگال کی حکومت اس شرط کے ساتھ کمیٹی میں داخل ہوئی ہے۔ کہ اس نے اس کے قبل داخلہ کے لئے جو شرائط مقرر کی تھیں۔ انہیں بتمام و کمال منظور کر لیا جائے۔

میڈرڈ ۲۹ ستمبر ہسپانیہ کے دارالحکومت میڈرڈ پر باغیوں کے ہوائی جہازوں نے بم باری کی۔ جس سے کئی مکانات مسمار ہو گئے باغی افواج شہر کی طرف بڑھ رہی ہیں۔

کلکتہ ۲۹ ستمبر آج کلکتہ کے ایکسچینج ریٹ حسب ذیل ہیں۔ لنڈن ایک روپیہ= ۱ شلنگ ۶$\frac{3}{32}$ پنس۔ پیرس ۱۰۰ روپیہ= ۵۷۳ فرانک۔ نیویارک ۱۰۰ ڈالر= ۲۶۹ روپے۔ ٹوکیو ۱۰۰ ین= $77\frac{1}{2}$ روپے

امرتسر ۲۹ ستمبر گیہوں حاضر ۲ روپے ۱۴ آنے ۶ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۱۲ آنے ۹ پائی۔ کھانڈ دیسی ۸ روپے ۴ آنے سے ۱۰ روپے تک کپاس ۵ روپے ۸ آنے سونا دیسی ۵۳ روپے ۱۰ آنے چاندی دیسی ۵۰ روپے ۸ آنے ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ کے متعلق بہت عمدہ خواب

بدر سلطان صاحب نے ہیت پور ضلع ہوشیار پور سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں حسب ذیل خواب لکھکر بھیجا جس کے متعلق حضور نے فرمایا۔ بہت عمدہ خواب ہے۔

سیدنا و اماما حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ آج مورخہ ۲۶؍ ستمبر صبح کی نماز سے تھوڑی دیر قبل خواب میں دیکھا۔ کہ غالباً تین نوجوان جن میں سے ایک کا پورا نام تو مجھ کو معلوم نہیں۔ البتہ ان کے نام میں لفظ "مبارک" آتا ہے۔ دو اور نوجوانوں کے ہمراہ خاص وردیوں میں کھڑے ہیں۔ اور بھی بہت سے آدمی ہیں۔ جن میں سے کسی نے مجھے بتایا۔ کہ یہ نوجوان کھوسلہ سشن جج کے فیصلہ پر تنقید کرنے والے ہیں۔ مجھ کو ان کی یہ طرز پسند آئی۔ اور میں نے ایک آدمی کو مخاطب کر کے کہا۔ کہ تنقید کرنے کی جب میری باری آئے گی۔ تو میں انشاء اللہ فیصلہ کے خلاف تقریریں کروں گا۔ اس کے بعد میں نے اس آدمی کو مخاطب کر کے کہا۔ اگر ہماری جماعت خدا تعالےٰ کی کامل فرمانبرداری کرے۔ تو خدا تعالےٰ اس فیصلہ کو اس طرح تباہ کر دے گا۔ یہ کہکر میں نے ایک چھڑی زمین پر ماری۔ جو ایک چھپکلی نما جانور پر لگی۔ اور وہ وہاں ہی زمین میں دھنس گیا۔ پھر میں نے کہا۔ کہ بالکل اسی طرح ہوگا۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔

قادیان کے حفظانِ صحت کے متعلق ایک عملی قدم

صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کچھ دنوں سے قادیان دارالامان کی صفائی اور حفظانِ صحت کے متعلق تجاویز کر رہے تھے اسی ضمن میں اب وہ ایک ماہوار ٹریکٹ لوگوں کی تعلیم اور واقفیت کے لئے شائع کرنے والے ہیں۔ جس کا پہلا نمبر عنقریب چھپکر شائع ہو جائیگا۔ اور امید ہے۔ کہ بہت دلچسپی سے پڑھا جائے گا۔

آج مورخہ ۳۰؍ ستمبر کو ان ہر دو صاحبزادگان نے دار المسیح موعود علیہ السلام کے حلقہ کی وہ گلی جو دفتر پرائیویٹ سیکرٹری سے مسجد مبارک تک جاتی ہے۔ بڑی کوشش سے خود صاف کی اور صاف کرائی۔ اور جا بجا نوٹس لگا دیئے۔ کہ لوگ ان جگہوں میں گندگی یا کوڑا کرکٹ نہ پھینکا کریں۔ اور نہ پیشاب کیا کریں۔

اسی طرح انشاء اللہ دار المسیح موعود علیہ السلام کی دوسری گلیوں کو صاف کیا جائیگا اور نوجوانوں کو تحریص دلا کر تمام قصبہ میں اس نیک عمل کو جاری کیا جائیگا۔ یہ تحریک جو ان نیک ارادہ صاحبزادگان نے جاری کی ہے۔ ہمارے نزدیک نہایت قابلِ قدر اور قابلِ تقلید ہے۔ امید ہے۔ کہ قادیان جس طرح دنیا میں روحانی پیشوائی کر رہا ہے۔ اس مفید تحریک کے کامیاب ہونے پر جسمانی صفائی اور حفظانِ صحت کے اصول میں بھی رہنمائی کریگا

موضع گوکھووال میں مناظرہ

موضع گوکھووال متصل سٹیشن پکا آنا ضلع لائل پور میں ۱۰؍۱۱؍ اکتوبر ۱۹۳۶ء مناظرہ قرار پایا ہے۔ اردگرد کی جماعتوں کے احباب مناظرہ میں شمولیت اختیار فرمائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

الفضل کے کنویسروں کے متعلق ضروری اعلان

معلوم ہوا ہے۔ کہ کسی شخص نے اپنے آپ کو الفضل کا کنویسر ظاہر کر کے وزیرآباد میں روپیہ حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ لہذا عام دوستوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جس شخص کے پاس الفضل کے باقاعدہ لیٹر فارم پر "رحمت اللہ شاکر" کے دستخطوں سے الفضل کے لئے کنویسنگ کا اجازت نامہ نہ ہو۔ اور جس کے متعلق الفضل میں اعلان نہ ہو چکا ہو۔ اس سے الفضل کے نام پر ہرگز کوئی لین دین نہ کریں۔ اس وقت مولوی ظہور الحسن صاحب مولوی فاضل اور محمد ممتاز صاحب صحرائی کے سوا الفضل کا کوئی نمائندہ باہر کام نہیں کر رہا۔ دوستوں کو کسی کے فریب میں نہ آنا چاہیئے۔ (مینجر الفضل قادیان)

اخبار احمدیہ

حصۂ وصیت میں اضافہ

میاں مسیح الدین احمد صاحب مدرس ڈل سکول جمرود نے اپنی وصیت بجائے ۱/۱۰ کے ۱/۹ حصہ کی کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بیش از پیش قربانیوں کی توفیق عطا کرے۔ دیگر احباب کو بھی اپنی وصیتوں میں اضافہ کرنا چاہیئے۔ سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ ہمارے علاقہ کے ذیلدار صاحب کے فوت ہو جانے پر کئی نمبرداروں نے ذیلدار ہونے کی درخواستیں دی ہیں۔ جن میں ہمارے گاؤں مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ کے احمدی نمبردار چوہدری فیض عالم صاحب بھی ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار عبد الرحمن سیالکوٹی قادیان (۲) مرزا مبارک بیگ صاحب آف کلانور کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت عطا کرے۔ خاکسار غلام رسول نیر قادیان

اعلانات نکاح

۱۔ ۲۸؍ ستمبر مسجد نور میں محمد اسلام خان صاحب ولد بابو محمد اسمٰعیل خانصاحب کا نکاح عائشہ بیگم صاحبہ بنت منشی عبید اللہ صاحب بقاپوری سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک کے مطابق مولوی غلام نبی صاحب مصری نے پڑھا۔ مہر پانچ سو روپیہ مقرر ہوا۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ جانبین کے لئے یہ تعلق بابرکت کرے۔ خاکسار محمد طفیل خان پریذیڈنٹ محلہ دار العلوم قادیان (۲) ۲۲؍ ستمبر مسجد احمدیہ شہر سیالکوٹ میں چوہدری نضل احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے ڈاکٹر بشیر محمود صاحب ابن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب مرحوم کا نکاح امۃ الہادی بیگم صاحبہ بنت شیخ محمد عبد اللہ صاحب مرحوم کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت ہو۔ خاکسار (خواجہ) مسعود احمد بی۔ اے۔ ایم۔ ای۔ ایس فیروزپور چھاؤنی

ولادت

۱۔ مولوی عبد الرحمن صاحب مبشر کی لڑکی کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نسیم بیگم رکھا ہے۔ احباب مولودہ کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار ملک حبیب حسن قادیان (۲) ۱۰؍ ستمبر برادرم فضل الرحمن صاحب کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ احباب مولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عطاء الرحمن قادیان۔ (۳) ۱۵؍ ستمبر خاکسار کے بڑے بھائی منشی غلام محمد صاحب فیض اللہ چک کے ہاں چوتھا فرزند تولد ہوا۔ احباب مولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمود احمد ناصر کلرک برج انسپکٹر ریلوے راولپنڈی۔ (۴) ۱۰؍ ستمبر میرے بھانجے حافظ سخاوت علی صاحب کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ احباب مولود کی درازیٔ عمر

اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں۔ [illegible]

الفضل
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ر رجب ۱۳۵۵ھ

ہندوستان کے لئے دو خطرات فرقہ پرستی اور اشتراکیت

پروفیسر گلشن رائے صاحب وقتاً فوقتاً سول اینڈ ملٹری گزٹ کے کالموں میں سیاسیات ملکی کے متعلق لبرل نیشنلسٹ نقطۂ نگاہ کو پیش کرتے ہوئے بعض ایسے افکار کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ جن کی سنجیدگی اور متانت اس امر کا تقاضا کرتی ہے۔ کہ عام ملکی بہبود کے پیش نظر ان کی طرف توجہ کی جائے:۔

"سول" کے ۲۰ر ستمبر کے پرچہ میں انہوں نے "فرقہ پرستی اور اشتراکیت" کے عنوان کے ماتحت ہندوستان کو دو خطرات سے آگاہ کیا ہے۔ پہلا خطرہ جیسا کہ انہوں نے بیان کیا ہے۔ فرقہ پرستی ہے جس کا باعث ان کے نزدیک ہندوؤں مسلمانوں سکھوں۔ عیسائیوں۔ اور یورپینوں کے لئے وہ جداگانہ طریق انتخاب ہے۔ جس کی رو سے یہ پانچوں اقوام علیحدہ علیحدہ گروہوں میں منقسم ہیں۔ اور یہ بات پروفیسر صاحب کی نگاہ میں جمہوری آئین اور قومیت کے استحکام کی مقتضیات کے منافی ہے:۔

علاوہ ازیں انہیں اس امر کا بھی شکوہ ہے۔ کہ "ہماری گورنمنٹ کی آئینی عمارت ہی اس نوع کی ہے۔ کہ وہ فرقہ وار اختلافات کو قائم رکھتی ہے"۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ تنگ نظر فرقہ پرستی ہندوستان کی قومی ترقی کے سخت منافی ہے اور اس کی موجودگی میں ملک متحدہ قومیت کی وہ منازل طے نہیں کر سکتا۔ جن کا دوسری صورت میں اس کے لئے طے کرنا نہایت آسان ہے۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جداگانہ طریق انتخاب جس کی تنسیخ پر پروفیسر صاحب اتنے مصر ہیں۔ اس فرقہ پرستی کا باعث نہیں بلکہ اس کا ایک ناگزیر نتیجہ ہے:۔

جیسا کہ پروفیسر صاحب کو اعتراف ہے۔ اس وقت مسلمانوں کا ایک بہت بڑا طبقہ مجالس آئین ساز اور دوسرے لوکل اداروں میں فرقہ وارانہ نیابت کو اپنے لئے نہایت ضروری سمجھتا ہے لیکن سوال یہ ہے۔ کہ جمہور مسلمان اس طریق انتخاب کو موجودہ حالات میں اپنے لئے کیوں ضروری سمجھتے ہیں؟ اور وہ اپنے لئے علیحدہ نیابت حاصل کرنے پر کیوں مصر ہیں؟ پروفیسر صاحب کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ اس کا جواب ایک اور صرف ایک ہے۔ اور وہ یہ کہ انہیں اکثریت کے ہاتھوں کسی انصاف کی توقع نہیں۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ بحالاتِ موجودہ جداگانہ طریق انتخاب کے سوا ان کے حقوق محفوظ نہیں رہ سکتے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ ان کی ہمسایہ ہندو قوم جو ہندوستان میں اکثریت کی حامل ہے۔ ان سے منصفانہ سلوک کرنے۔ ان کے جائز اور واجبی حقوق قائم رکھنے اور ان کے سیاسی تمدنی مذہبی۔ اور معاشرتی مفاد کا تحفظ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ غرض انہیں اکثریت پر اعتماد نہیں۔ اور وہ یہ خیال کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ کہ اکثریت کے ہاتھوں اپنی قسمت دے کر وہ اپنی سیاسی زندگی کو برقرار نہیں رکھ سکتے۔ ان میں یہ شبہ اور یہ بدگمانی کیوں پیدا ہوئی؟ اس کا بھی ایک ہی جواب ہے۔ اور وہ یہ کہ خود اکثریت نے اپنی افسوسناک ذہنیت اور غاصبانہ مسلک سے اپنا اعتماد کھو دیا ہے۔ واقعات اور شواہد موجود ہیں۔ جو ہمارے اس دعوے کو ایک اور ایک دو کی طرح صحیح ثابت کرتے ہیں:۔

برادرانِ وطن کی مسلمانوں کے متعلق عمومی روش۔ زندگی کے مختلف شعبوں میں مسلمانوں سے ان کا سلوک۔ ملازمتوں سے انہیں محروم رکھنے کے لئے ان کی شاطرانہ چالیں۔ غرض سینکڑوں باتیں ہیں۔ جو مسلمانوں کو جہاں تک ان کے سیاسی حقوق کا تعلق ہے۔ اکثریت سے بدظن کر چکی ہیں۔ ان حالات میں اگر مسلمان اپنے لئے علیحدہ سیاسی حقوق طلب نہ کریں۔ جداگانہ طریق انتخاب کا مطالبہ نہ کریں۔ تو اور کیا کریں؟ انہیں مخلوط طریق انتخاب سے خدا واسطے کی نفرت یا جداگانہ طریق انتخاب سے خدا واسطے کی محبت نہیں۔ ایک سے نفرت اور دوسرے سے پیار کی وجہ محض یہ ہے۔ کہ جہاں ایک طریق موجودہ حالات میں ان کی سیاسی زندگی کے لئے ہلاکت کا حکم رکھتا ہے۔ وہاں دوسرے طریق کے ذریعہ انہیں اس کے برقرار رہنے۔ اور اس کے ترقی پذیر ہونے کی توقع ہے۔ اور بس:۔

پس اگر پروفیسر گلشن رائے صاحب ایسے قومیت پرست چاہتے ہیں۔ کہ مسلمان جداگانہ انتخاب سے دست بردار ہو جائیں تو ان کا فرض ہے۔ کہ اپنے ہم قوموں کو مسلمانوں سے منصفانہ سلوک کرنے اور ایک ہمسایہ قوم سمجھ کر اس سے رواداری اور فراخدلی سے پیش آنے کی تلقین کریں اور نہ صرف تلقین کریں۔ بلکہ اس کی عملی مثالیں قائم کریں۔ تاکہ اپنے کھوئے ہوئے اعتماد کو حسنِ سلوک سے دوبارہ حاصل کر سکیں۔

پس اس بارہ میں پہلا اقدام اکثریت کی طرف سے ہونا چاہیئے۔ اور اس کے لئے پروفیسر صاحب کو مسلمانوں کو مخاطب کرنے کی بجائے اپنے ہم مذہبوں کو مخاطب کرنا چاہیئے:۔

باقی رہا۔ ملک کی اقتصادی ترقی کا مسئلہ۔ اس کے لئے موجودہ حالات میں بھی مختلف قومیں متحد ہو سکتی ہیں۔ اور مخلوط طریق انتخاب کے بغیر بھی اس قسم کے اہم ملکی مسائل بلا امتیاز مذہب و ملت تمام لوگوں کے فکر و عمل کا مرکز بن سکتے ہیں۔ اس وقت ملک کے سامنے سب سے بڑا سوال جیسا کہ پروفیسر صاحب نے بیان کیا ہے۔ بیکاری کا ہے۔ اس نے جو شدت اختیار کر رکھی ہے۔ اور جس رنگ میں یہ ملک کی قوتوں کو ضائع کر رہا ہے۔ وہ محتاج تشریح نہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس عقدہ کو سلجھانے کے لئے مسلمان ہندو۔ سکھ۔ اور عیسائی۔ سب ہم آہنگ اور متحد ہو سکتے ہیں:۔

پس آنے والے دور سیاسی میں اہلِ ملک کے لئے سب سے بہتر مسلک یہی ہو سکتا ہے۔ کہ ملک کے اقتصادی مسائل پسماندہ طبقات کی ترفیع۔ تعلیمی اور زرعی ترقی۔ بیکاری کے انسداد۔ اور اسی قسم کے اور مشترکہ اغراض کو اپنی توجہات کا مرکز بنائیں۔ اور فرقہ وار فیصلہ۔ اور جداگانہ طریق انتخاب کی بے فائدہ بحث میں پڑنے سے پرہیز کیا جائے۔ یہ باتیں وقت آنے پر خود بخود درست ہو جائیں گی۔ اور ان کے ارتفاع کے لئے کسی قسم کی بیرونی طاقت کی ضرورت باقی نہ رہے گی:۔

پروفیسر صاحب نے یہ کہکر ایک حقیقت کا اظہار کیا ہے۔ کہ اشتراکیت بیکاری سے پیدا ہوتی ہے۔ بلاشبہ انقلاب پسندی اور دہشت انگیزی کی تحریکوں کو بے روزگاری سے بہت زیادہ مدد ملتی ہے۔ اور یہ عموماً جلتی پر تیل کا کام دیتی ہے:۔

پس گورنمنٹ کو اس خطرہ سے بھی متنبہ رہنا چاہیئے۔ اور بیکاری کی لعنت کو دور کر کے اپنے آپ کو اشتراکیت کے تباہ کن اثرات سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

ملفوظات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

تعدّد ازواج کے متعلق اسلام کی تعلیم

۲۸ ستمبر بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بڑے صاحبزادہ مولوی عبدالسلام صاحب عمر بی۔ اے کا نکاح ثانی حضرت میر محمد سعید صاحب مرحوم حیدرآبادی کی چھوٹی صاحبزادی صغریٰ بیگم صاحبہ سے پڑھتے ہوئے حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا

میں کھانسی کی وجہ سے زیادہ بول تو نہیں سکتا۔ اور آج کل گلے کی جو حالت ہے اس کے لحاظ سے اور دوسرے اس لحاظ سے کہ جمعہ کے خطبہ کا جو اثر میری طبیعت پر پڑتا ہے۔ اور اس سے جو کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ وہ دوسرے جمعہ تک پوری نہیں ہوتی۔ کہ دوسرے جمعہ کے خطبہ کی ضرورت پیش آجاتی ہے۔ میرے لئے زیادہ بولنا مشکل ہے۔ تاہم میں چاہتا ہوں۔ کہ دو چار منٹ میں چند مفید باتیں جو نکاح کے مناسب حال ہوں بیان کردوں۔

جس نکاح کے اعلان کے لئے میں کھڑا ہوا ہوں۔ یہ دوسرا نکاح ہے یعنی

دوسری شادی

ہے۔ اور ہمارے ملک میں یہ رسم ہوگئی ہے کہ لوگ دوسری شادی کو جرم سمجھتے ہیں۔ اس لئے جب کوئی شخص اس فعل کا مرتکب ہونے لگتا ہے۔ تو وہ اس کے لئے بہت سے

دلائل مہیا کرنے کی کوشش

کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ یہ وجوہات ہیں جن کی وجہ سے دوسری شادی کی ضرورت پیش آئی ہے۔ یا اس کے دوست دوسرے دوستوں سے ذکر کرتے ہیں۔ جس طرح یوپی میں بکرے کا گوشت کوئی شخص خریدنے جائے۔ تو اس کے دوست آشنا اس سے پوچھنے لگ جاتے ہیں۔ کہ خیریت تو ہے۔ گھر میں کوئی بیمار تو نہیں۔ اسی طرح جب کسی کی دوسری شادی کے متعلق لوگوں میں گفتگو ہوتی ہے۔ تو بعض مسکراتے ہیں۔ اور جو اس کے خلاف ہوتے ہیں وہ کئی قسم کی باتیں بناتے ہیں۔ جو عقیدتمند ہوتے ہیں۔ وہ جواز کے دلائل دینا شروع کر دیتے ہیں۔ اور بیان کرنے لگتے ہیں۔ کہ یہ

یہ وجوہات ہیں۔ جن کے باعث

دوسری شادی کی ضرورت

پیش آئی ہے۔ میں جہانتک سمجھتا ہوں قرآن کریم میں کوئی ایسی بات نہیں۔ اور حدیثوں میں کوئی ایسی بات نہیں جس کے لئے کسی مسلمان کو معذرت کی ضرورت پیش آئے۔ دراصل برائی وہ ہے۔ جس کو خدا تعالےٰ برائی قرار دے۔ اور نیکی وہ ہے۔ جسے خدا تعالےٰ نیکی قرار دے۔ ہم کون ہیں۔ جو خود ایک فعل کو برائی اور دوسرے کو نیکی قرار دے لیں۔ اور وہ بھی اس لئے کہ چند مغربی اسے بُرا کہتے ہیں۔ اور اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ مجھے یاد ہے۔ پہلے پہل جب میری توجہ آیت فانکحوا ماطاب لکم من النساء مثنیٰ وثلٰث وربٰع۔ فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃً کی طرف ہوئی۔ تو اس وقت

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کا زمانہ

تھا۔ حافظ روشن علی صاحب مرحوم بھی حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ سے پڑھا کرتے تھے۔ گو ہم ہم سبق نہیں تھے۔ وہ منتہی تھے۔ اور میں مبتدی۔ لیکن بعض سبقوں میں ہم جمع ہوجایا کرتے تھے۔ خصوصاً قرآن کریم اور بخاری کا درس ہمارا اکٹھا ہوا کرتا تھا۔ گو ان کا ایک دو دور پہلے ختم ہوچکا تھا۔ بسا اوقات ہماری

قرآنی آیات کے متعلق گفتگو

ہوا کرتی تھی۔ مجھے یاد ہے۔ کہ اس آیت کے متعلق جب گفتگو ہوتی۔ تو میں ان سے ذکر کرتا۔ کہ قرآن کریم کی اس آیت سے تو دو دو تین۔ تین۔ چار۔ چار شادیاں اصل معلوم ہوتی ہیں۔ یعنی یہ کہ دو۔ تین یا چار شادیاں کرنی چاہئیں۔ اور اِن

خفتم کے ساتھ واحدۃً آیا ہے۔ یعنی پہلا اصل زیادہ شادیاں کرنا ہے اس کے بعد یہ حکم ہے۔ کہ اگر تم زیادہ نہیں کرسکتے تو ایک کرو۔ اور جس چیز کو شریعت نے مقدم رکھا ہے۔ اس کو ہم مؤخر کیوں کریں۔ اور ایک اصل کو محض یہ سمجھکر کہ موجودہ زمانہ میں اس کی استثنائی صورتیں زیادہ ہیں۔ کیوں چھوڑیں۔ مثلاً شریعت نے

حج کا حکم

دیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ جو شرائط رکھی ہیں۔ ان کے مطابق سو اشخاص میں سے ایک ہی حج کو جاسکتا ہے۔ پھر دوری مسافت اور اسی قسم کی اور باتوں کو دیکھا جائے۔ تو ہزار میں سے ایک شخص جاسکتا ہے اگر ہزار میں سے ایک شخص حج کو جائے تو ایک لاکھ میں سے سو جاتا ہے۔ اور ایک کروڑ میں سے دس ہزار جاتا ہے۔ اور آٹھ کروڑ میں سے ۸۰ ہزار جاتا ہے۔ مگر اب جو لوگ حج کو جاتے ہیں۔ ان کی تعداد اتنی نہیں ہوتی۔

حج کو جانیوالوں کی تعداد

کی عام طور پر اوسط تعداد آٹھ یا دس ہزار کے قریب ہوتی ہے۔ لیکن کتنے ہیں۔ جن پر حج فرض ہوتا ہے۔ لیکن وہ حج کو نہیں جاتے۔ اور جو حج کو جاتے ہیں ان میں سے عموماً صرف دو فیصدی پر حج فرض ہوتا ہے۔ اگر وہ لوگ جن پر حج فرض ہے۔ حج کو جائیں۔ اور لوگوں کی اوسط عمر تیس سال رکھی جائے۔ تو تیس سال میں سے پندرہ سال بچپن اور بڑھاپے میں گزر جاتے ہیں۔ باقی پندرہ سالوں کو اگر کاموں پر تقسیم کیا جائے۔ تو پانچ چھ سال کا عرصہ ہوتا ہے۔ جس میں وہ حج کو جاسکتے ہیں۔ اگر وہ لوگ جن پر حج فرض ہوتا ہے۔ حج کو جائیں۔ اور ان مسلمانوں کو منہا کر دیا جائے۔ جو یونہی مانگتے ہوئے اور پھرتے پھراتے چلے جاتے ہیں۔ تو جو حاجیوں کی تعداد اب جاتی ہے۔ وہی پھر جائے۔ اگر ملک کی مالی حالت اچھی ہوجائے۔ اور فرض کرو۔ سو میں سے ایک شخص حج کو جانے لگے۔ تو آٹھ کروڑ میں سے ۸ لاکھ جائے گا۔ اور اگر

ایک نسل کا زمانہ

پچاس سال رکھا جائے۔ تو پچاس سال میں ۸ لاکھ جائے گا۔ مگر ظاہر ہے۔ کہ سو میں سے ایک کے حج کو جانے کی وجہ سے حج کے حکم میں کمزوری واقع نہیں ہوجاتی۔ بوجہ اس کے کہ مستثنیات زیادہ ہیں۔ حکم کے یہ معنے نہیں ہوتے کہ مستثنیات کم ہوں۔ لوگ محض مستثنیات کی اکثریت کو دیکھکر خیال کر لیتے ہیں کہ یہ کوئی حکم نہیں۔ یا یہ کوئی نیکی نہیں۔ یہ کوئی مرتج چیز نہیں۔ جیسا کہ میں نے حج کی مثال دی ہے وہی آج کل

جہاد کی مثال

ہے۔ تلوار کے ساتھ جہاد کا حکم آجکل بالکل اُڑ گیا ہے۔ جن لوگوں کے ہاتھ میں تلواریں تھیں۔ انہوں نے وہ تلواریں پھینک دی ہیں۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ جہاد کا حکم ہمیشہ کے لئے منسوخ ہوگیا ہے۔ اصل وجہ یہ ہے۔ کہ

یورپ کے اعتراضات

سے لوگ گھبراتے ہیں۔ اور تعدّد ازواج کے بارے میں تو معترضین کو خصوصاً

عورتوں سے مدد

مل جاتی ہے۔ غیر تو غیر ہماری جماعت میں بھی ایسی مثالیں پائی جاتی ہیں خود قادیان میں ایسی مثالیں موجود ہیں۔ لوگ ایک دوسرے کو السّلام علیکم کہتے ہیں۔ بغلگیر ہوتے ہیں۔ تمام امور میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں لیکن اس طرف نظر نہیں کرتے۔ کہ ایک شخص دو بیویوں میں انصاف نہ کرتا ہوا نیکی کو چھوڑ کر

جہنم کے راستے پر

جارہا ہے۔ اور اسے اصلاح کی طرف توجہ نہیں دلاتے۔ اگر عورتوں سے

ناانصافی

کے متعلق عورتوں کی زبان بند رہے تو تعدد ازواج کے مخالفین کی مخالفت خود بخود جاتی رہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ آدھا حملہ دشمن کا باطل ہوجائے

بلکہ نوے فیصدی حملہ جاتا رہے۔ لیکن جب تک عورت فریاد کرتی رہے۔ اور وہ مظلوم سمجھی جائے۔ اس وقت تک تعدد ازدواج کی مخالفت کو دبانا مشکل ہے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ تعدد ازدواج کی اجازت میں نقص ہے۔ بلکہ یہ ہیں۔ کہ اس پر عمل کرنے والوں کی کوتاہی ہے۔

کونسا اسلامی حکم ایسا ہے جس پر یورپ والوں نے حملہ نہیں کیا۔ اور اس پر اعتراض نہیں کئے۔ انہوں نے حملے کئے۔ مگر مونہہ کی کھائی۔ پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہم ان سے ڈر کر اسلام کے کسی حکم چھپائیں۔ یا اسے ناقابل عمل سمجھیں۔

میں ذکر کر رہا تھا۔ کہ

حافظ روشن علی صاحب مرحوم

سے اس آیت کے متعلق گفتگو ہوتی رہتی تھی۔ ان کی طبیعت میں مذاق تھا۔ وہ عموماً بات کو واضح کرانے کے لئے اعتراض کر دیتے۔ اور ہم عموماً اس مسجد کی چھت پر کھڑے ہیں جو سیڑھیوں کے ساتھ ہے۔ کھڑے کھڑے گفتگو کیا کرتے۔ وہ اعتراض کرتے۔ اور میں جواب دیتا۔ آخر ہماری گفتگو کا خاتمہ ان کے اس فقرہ پر ہوتا۔ کہ اچھا آپ اس آیت کا جو مفہوم سمجھتے ہیں۔ اس پر عمل کریں۔ اور میں کہتا۔ وقت آنے پر میں اس پر ضرور عمل کر کے دکھاؤں گا۔

تو شریعت نے ہمارے لئے تعدد ازدواج کو جائز قرار دیا ہے۔ بلکہ قرآن کریم میں جہاں شادی کا ذکر آتا ہے۔ وہاں ایک سے زیادہ شادیوں کو ایک رنگ میں ترجیح دی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سے زیادہ شادیاں کیں مگر آپ نے کبھی کوئی وجہ پیش نہیں کی یہ تو ہم آج وجوہات پیش کرتے ہیں جبکہ نادان آپ کی شادیوں پر اعتراضات کرتے ہیں۔ ورنہ ہمارے لئے یہی حکمت سب سے بڑی ہے۔ کہ ہماری شریعت میں اس کا حکم ہے۔ یوں بھی لوگ حکمتیں نکال لیتے ہیں۔ لیکن وہ ضمنی چیز ہے۔ اصل مقصود نہیں۔

شادی سے اصل مقصود

تو یہ ہے۔ کہ مومنوں میں زیادتی ہو۔ اور جب تعدد ازواج کے ذریعہ ہم نسل میں اضافہ کرتے ہیں۔ اور ان کی پرورش کا سامان بھی مہیا ہوتا ہے۔ تو اس طرح امت محمدیہ بڑھتی ہے۔ اس طرح اگر ہم دس نسلیں۔ یا بیس نسلیں بڑھاتے ہیں اور ان کے لئے سامان بھی مہیا ہوتا ہے تو یہ نسلیں امت محمدیہ کو ہی بڑھاتی ہیں۔ اسلئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ یعنی شادیاں کرو ان عورتوں سے جو محبت کرنے والی ہوں۔ اور بہت بچے جننے والی ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب ہماری

شادیوں کی تجویز

فرمائی۔ تو سب سے پہلے یہ سوال کرتے کہ فلاں صاحب کے ہاں کتنی اولاد ہے۔ وہ کتنے بھائی ہیں۔ آگے ان کی کتنی اولاد ہے۔

مجھے یاد ہے۔ کہ جس جگہ میاں بشیر احمد صاحب کی شادی کی تحریک ہوئی۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دریافت فرمایا۔ کہ اس خاندان کی کس قدر اولاد ہے۔ اور جب آپ کو معلوم ہوا۔ کہ

سات لڑکے

ہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تمام باتوں پر غور کرنے سے پہلے فرمانے لگے۔ کہ بہت اچھا ہے۔ یہیں شادی کی جائے۔ میری اور میاں بشیر احمد صاحب کی شادی کی تجویز اکٹھی ہی ہوئی تھی۔ ہم دونوں کی شادی کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی دریافت فرمایا۔ کہ یہ معلوم کیا جائے۔ جہاں رشتے تجویز ہوئے ہیں

ان کے ہاں کتنی اولاد ہے۔

کتنے لڑکے ہیں۔ کتنے بھائی ہیں۔ تو جہاں آپ نے اور باتوں کو دیکھا۔ وہاں وَلُود کو مقدم رکھا۔ اب بھی بعض لوگ جو مجھ سے مشورہ لیتے ہیں۔ میں ان کو یہی مشورہ دیتا ہوں۔ کہ یہ دیکھو جہاں رشتے تجویز ہوئے ہیں۔ ان کے ہاں کتنی اولاد ہے۔

پس جب

شادی کا ایک اہم مقصد

اولاد پیدا کرنا ہے۔ اور تعدد ازواج سے اولاد میں اضافہ ہوتا ہے تو پھر اس پر اعتراض کیا ہو سکتا ہے۔ اصل چیز جس پر زور دینے کی ضرورت ہے۔ وہ انصاف ہے۔ اگر تعدد ازواج میں انصاف کو قائم رکھا جائے۔ اور کوئی مستثنیات مجبوری کی نہ ہوں۔ تو اکثریت بے شک ایک سے زیادہ شادیاں کرے۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ اتنی لڑکیاں کہاں سے آئیں گی۔ مگر ان کا یہ خیال غلط ہے۔ اگر اپنے ہاں کی لڑکیاں کم بھی ہو جائیں تو اور ملکوں سے آنے لگ جاتی ہیں۔

کئی دفعہ میں نے دیکھا ہے۔ کہ دو دو سال تک لوگ امور عامہ میں خط لکھتے ہیں اور رشتہ تلاش کرتے رہتے ہیں۔ اور شکایت کرتے ہیں۔ کہ کوئی رشتہ ملتا نہیں۔ لیکن اس دوران میں بعض دوسرے لوگ آکر

رشتہ کا انتظام

کر لیتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ حسن انتظام نہیں۔ ایک طرف محکمہ سستی کرتا ہے۔ اور دوسری طرف خود لوگ غفلت کرتے ہیں۔ ورنہ رشتے موجود ہوتے ہیں۔ جن کا پتہ نہیں لگایا جاتا۔ میں نے محکمہ والوں کو ہدایت کی ہوئی ہے۔ کہ بیت المال کے انسپکٹروں اور دعوت وتبلیغ کے مبلغین کے ذریعہ جو جگہ جگہ دورہ کرتے رہتے ہیں۔ یہ کام نہایت سہولت سے ہو سکتا ہے۔ اگر اس قسم کی مشکلات موجود ہیں۔ تو یہ محض

انتظام کا نقص

ہے۔ ورنہ یہ قانون قدرت ہے۔ اور اس کے لئے خود بخود ایسے سامان مہیا ہو جاتے ہیں۔ کہ لڑکے اور لڑکیوں کا توازن درست رہتا ہے۔ جس صورت میں توازن درست نہیں رہتا۔ وہ عورتوں کی کثرت ہوتی ہے اس کا علاج بھی اسلام نے ہی کیا ہے۔ کہ ایک سے زیادہ شادیاں کی جائیں۔

حال میں

ہمارے منٹگمری کے مبلغ

عورتوں کے ایک مجمع میں کثرت ازدواج کے مسئلہ پر بحث کر رہے تھے۔ اور انہیں کہہ رہے تھے۔ کہ تم اتنی عورتیں ہو۔ بتاؤ تم میں سے کتنی شادی شدہ ہیں۔ اگر تم اسلام کی تعلیم پر عمل کرو۔ تو تمہاری زندگی سُدھر سکتی ہے انہوں نے کہا۔ اگرچہ زبان سے ہم اقرار نہ کریں۔ مگر دل سے ہم یہ محسوس کرتی ہیں۔ کہ تعدد ازواج کے متعلق اسلامی تعلیم پر عمل کرنے سے ہماری زندگیاں سُدھر سکتی ہیں۔ اور اگر ملک میں یہ قانون رائج ہو جائے۔ تو بے شمار نقائص دور ہو سکتے ہیں۔ میں نے کئی دفعہ بیان کیا ہے۔ کہ خلفاء میں سے ایک بھی نہیں۔ جن کی ایک بیوی ہو۔ یعنی حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ سب نے ایک سے زیادہ شادیاں کیں۔ پانچویں خلیفہ جن کی خلافت مشتبہ ہے۔ اور جنہیں اس لئے خلیفہ تصور نہیں کیا جاتا۔ کہ اگر وہ اصل میں خلیفہ ہوتے تو خلافت سے خود بخود دستبردار نہ ہوتے۔ ان کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے بہت زیادہ شادیاں کیں۔ ایک دفعہ کسی نے مجھے بتایا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے میری ایک شادی پر اعتراض کیا ہے۔ کہ حضرت عمرؓ کے ہاں تو اولاد نہیں ہوتی تھی۔ اس لئے انہوں نے زیادہ شادیاں کی تھیں۔ میں نے کہا کیا حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عثمانؓ کے ہاں بھی اولاد نہیں ہوتی تھی۔ پھر حضرت امام حسن جن کے متعلق بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ وہ خلیفہ تھے۔ حالانکہ انہوں نے خلافت کو خود ترک کر دیا۔ اگر فی الواقعہ خلیفہ ہوتے۔ تو ایسا نہ کرتے۔ ان کی تو اتنی شادیاں بتائی جاتی ہیں۔ کہ ان کے جواز کے لئے کئی وجوہات پیش کی جاتی ہیں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا خیال تھا۔ کہ چار سے زیادہ شادیاں کی جا سکتی ہیں۔ میر محمد اسحٰق صاحب ایک دن میرے پاس دوڑتے دوڑتے آئے۔ ان کی طرز رفتار ایسی تھی۔ کہ گویا کوئی معرکہ سر کر کے آئے ہیں۔ میں نے پوچھا کیا بات ہے۔ کہنے لگے۔ کہ یہ بات ثابت ہو گئی ہے۔ کہ چار سے زیادہ شادیاں کی جا سکتی ہیں اور ایک حدیث نکل آئی ہے۔ چنانچہ ان کی بغل میں حدیث کی کتاب تھی۔ اور اس میں کاغذ بطور نشان بھی رکھا ہوا تھا۔ اس میں

حضرت امام حسنؓ

کی بہت سی شادیوں کا ذکر تھا۔ ہمیں اس وقت اتنا تو علم نہیں تھا۔ کہ اس حدیث پر بحث کرتے۔ پندرہ سولہ سال کی عمر ہوگی میں نے کہا۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حدیثوں کا علم نہیں۔ کہ آپ فرماتے ہیں کہ ایک وقت میں چار سے زیادہ بیویاں نہیں کی جاسکتیں۔ آپ کے سامنے یہ حدیث پیش کی جائے۔ اس پر میر محمد اسحٰق صاحب کتاب لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور حوالہ پیش کیا۔ لیکن جب تھوڑی دیر کے بعد واپس آئے۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ سر نیچا کیا ہوا ہے۔ اور اس کوشش میں ہیں۔ کہ اگر مجھ سے بچکر نکل سکیں۔ تو نکل جائیں۔ چونکہ میں انہی کی انتظار میں وہاں کھڑا تھا۔ کہ دیکھوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا جواب لاتے ہیں۔ میں دوڑ کر ان کے پاس گیا۔ اور پوچھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا فرمایا ہے۔ کہنے لگے۔ فرماتے ہیں۔ یہ کہاں لکھا ہے۔ کہ یہ سب بیویاں ایک وقت میں زندہ تھیں غرض ایک شادی تو

استثنائی صورت

ہے۔ اور ایک سے زیادہ شادیاں بطور قانون ہیں۔ بے شک ہمارے ملک میں غربت کی حالت ہے۔ لیکن غربت کے ہوتے ہوئے بھی ایک سے زیادہ شادیاں ہوسکتی ہیں۔ اور امن کی زندگی بسر کی جاسکتی ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ زندگیاں مغربی طرز اختیار کرتی جارہی ہیں۔ اور آمدنیاں کم ہیں۔ مثنوی رومی والے نے لکھا ہے کہ ایک شخص جب اپنے دوستوں کے ہاں جاتا۔ اور دوست اسے کہتے۔ کہ کھانا کھالو۔ تو وہ کہتا۔ کیا کھاؤں۔ ناک تک پیٹ بھرا ہوا ہے۔ ابھی ابھی دُنبے کا پلاؤ کھا کر آیا ہوں۔ دیکھیں ابھی تک چربی مونچھوں کو لگی ہوئی ہے۔ کبھی کہتا متنجن کھا کر آیا ہوں۔ اور دیکھئے چکناہٹ لبوں سے نہیں اُتری۔ کچھ عرصہ تک وہ اس قسم کی باتیں کرتا رہا۔ ایک دن ایسا اتفاق ہوا۔ کہ اس کے دوست اس کی بیٹھک میں جمع تھے۔ اچانک اس کا لڑکا دوڑتا ہوا آیا۔ اور آکر کہنے لگا ابا جان۔ دُنبے کی وہ چربی جو آپ مونچھوں پر ملا کرتے تھے۔ چیل اُٹھا کر لے گئی ہے۔ اس پر اس کا سارا بھانڈا پھوٹ گیا۔ تو یہاں بھی یہی حال ہے۔ لوگوں کی زندگیاں تو مغربی طریق پر ہیں۔ اور خیالات وہی پرانے ہیں۔ اس مجموعے سے ان کے

دو کشتیوں میں پاؤں

ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ مشکلات پیدا ہورہی ہیں۔ ورنہ قانونِ قدرت نے کوئی مشکلات پیدا نہیں کیں۔ بعض اسلامی علاقوں میں مثلاً تبت وغیرہ کی طرف عام طور پر کہا جاتا ہے۔ کہ فلاں شخص بڑا مالدار ہے۔ کیونکہ اس کے گھر میں فلاں جنس بھری پڑی ہے۔ اس کی اتنی بھینسیں ہیں۔ اتنے چوپائے ہیں۔ غرض وہاں ان چیزوں کو دولت سمجھا جاتا ہے بعض اور علاقوں میں مثلاً افغانستان کی سرحد پر کہا جاتا ہے۔ کہ فلاں شخص بڑا دولت مند ہے۔ اس کی چار بیویاں ہیں تو بعض علاقوں میں بیویاں بھی دولت سمجھی جاتی ہیں۔ کیونکہ وہ بھی کھیتی باڑی کا اور دوسرا کام کرتی ہیں۔ اور اس طرح آمدنی بڑھتی ہے۔ ہاں جو غیر مسلم ہیں۔ وہ بھی مسلمانوں کے اثر کے ماتحت ایک سے زیادہ بیویاں رکھتے ہیں۔ اور چار سے بھی زیادہ کر لیتے ہیں۔ اور ہندوستان میں نوابوں اور راجوں کے ہاں تو بیویوں کی کوئی حد بندی ہی نہیں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ ہر ملک کے تمدن کے فرق کے ساتھ خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ورنہ درحقیقت کوئی وجہ نہیں۔ کہ غربت میں بھی تعدد ازواج کی وجہ سے کوئی دقت پیدا ہو۔

سوم کے لوگ اصرار کرتے ہیں۔ کہ بالغ لڑکیوں کو سکولوں میں لڑکوں کے ساتھ تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دیجائے۔ کیونکہ تاحال ہم لڑکیوں کیلئے کوئی علیحدہ سکول جاری نہیں کرسکے۔ اور جب ہماری طرف سے اجازت نہیں ملتی۔ تو وہ خیال کرلیتے ہیں۔ کہ مبلغ تعلیم نسواں کی اہمیت سے غافل ہیں

گولڈ کوسٹ میں احمدی مبلغین کا مخلصانہ استقبال

تبلیغی جدّوجہد کا مختصر ذکر

احمدی حاجیوں کے متعلق ضروری اعلان

حج سے فارغ ہوتے ہی مجھے بخار کی شکایت شروع ہوگئی تھی۔ جو باوجود کوشش کے بڑھتی گئی۔ یہاں تک کہ جب میں سویز سے مارسیلز کے لئے جہاز پر سوار ہوا۔ تو جہاز کے ڈاکٹر نے مجھے ہسپتال میں ڈال دیا۔ پورٹ سعید سے مولوی نذیر احمد صاحب مبشر اسی جہاز پر سوار ہوگئے۔ مارسیلز پہونچکر میں نے ایک تار حضرت امیر المومنین کے حضور دعا کے لئے ارسال کیا۔ اور ایک سپیشلسٹ سے معائنہ کرایا۔ اور ایک دوسرے ڈاکٹر نے تھوک ٹسٹ کیا۔ ڈاکٹروں نے سوائے بخار اور گلے کی خرابی کے اور کسی نقص کا ذکر نہ کیا البتہ مجھے آرام کا مشورہ دیا۔ ہمیں گولڈ کوسٹ کے جہاز کے انتظار میں دس دن مارسیلز ٹھہرنا پڑا۔ مارسیلز کی آب و ہوا نہایت خوشگوار ہے۔ مختلف ممالک کے لوگ صحت کی خاطر یہاں آتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین اور احمدی احباب کی دعاؤں کے نتیجہ میں دس دن کے اندر اندر میری صحت میں اس قدر ترقی ہوگئی۔ کہ جب ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ کا یہ تار مجھے ملا۔ کہ اگر صحت درست نہ ہو۔ تو بجائے افریقہ کے لنڈن چلا جاؤں۔ تو میرے لئے فیصلہ کرنا نہایت آسان تھا۔ بیماری کی وجہ سے بعض غیر معمولی اخراجات ہمیں برداشت کرنے پڑے اور ادھر تھامس کُک والوں نے باوجود وعدہ کے مارسیلز سے اکرا تک تھرڈ کلاس کا کرایہ بیس پاؤنڈ کی بجائے تیس پاؤنڈ طلب کیا۔ اس پریشانی کی حالت میں بالآخر میں نے یہی فیصلہ کیا کہ بجائے تھرڈ کلاس کے فورتھ کلاس یعنی ڈک میں باقی سفر کیا جائے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا احسان ہے۔ کہ باوجود کمزوری کے اس نے محض اپنے فضل و کرم سے ہم دونوں کو بخیریت منزل مقصود پر پہنچایا۔

ہمارے یہاں پہونچنے پر جماعت احمدیہ نے اس قدر محبت اور اخلاص کا اظہار کیا۔ کہ اگر ہمارے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک بستی کی یاد کو بھلا دینا ممکن ہوتا۔ تو ہم بھلا دیتے۔ مختلف مقامات سے ایک ہزار کے قریب احمدی مرد اور عورتیں سالٹ پانڈ میں ہمیں خوش آمدید کہنے کیلئے جمع ہوئے۔ ایڈریس پیش کئے گئے۔ ہماری طرف سے انکی خوش آمدید اور اظہار محبت کا یہ جواب دیا گیا۔ کہ احمدیت کی زندگی ہر ایک احمدی سے انکے مال اور اس کی جان اور عزت کی قربانی کا مطالبہ کرتی ہے۔ ہم نے گولڈ کوسٹ کی تمام جماعتوں سے یہ عہد لیا۔ کہ آئندہ انکے چندہ کا پچیس فیصدی دنیا میں تبلیغ اسلام کے لئے مرکزی نظام کیلئے قادیان بھیجا جائیگا۔

گزشتہ دو ماہ میں میں نے مندرجہ ذیل مقامات کے دورے کئے۔ کماسی۔ بروفیڈرو نسانفو۔ آبورا۔ اکوام کروم۔ اسیام۔ اسی کوما نیاکوماسی۔ کوامیناما۔ اکراافل۔ بیڈوم۔ اناکوا آبسماڈزی ہر ایک جگہ مختلف تعداد میں لیکچر دیئے گئے۔ اس کے علاوہ میں نے مندرجہ ذیل لیکچر دیئے۔۔

سالٹ پانڈ ۳ لیکچر۔ آباندی ایک۔ کرونشائن ایک۔ مانسو ایک۔ مولوی نذیر احمد صاحب مبشر اپنے مخصوص کام کی وجہ سے سوائے کماسی۔ بروفیڈرو اور نیاکوماسی کے میرے ہمراہ کہیں نہیں جاسکے ان کا اصل کام اسی ملک کے باشندوں میں سے مبلغ تیار کرنا ہے جسکے لئے وہ باقاعدہ جدوجہد کر رہے ہیں۔

اس ملک میں مبلغ کی انتظامی ذمہ واریاں بہت زیادہ ہیں۔ چھ سکولوں کی مینجری۔ چندہ کی فراہمی کا انتظام۔ ملازمین مشن کی نگرانی مبلغین کے کام کی نگرانی۔ پھیلی ہوئی جماعت کی تربیت اور سب سے زیادہ اہم تبلیغ اسلام اس ملک میں مغربیت کے خلاف زبردست جدوجہد کی ضرورت ہے۔ بعض اوقات جماعت کے

اس ملک سے جو احمدی آئندہ سال حج کیلئے روانہ ہونگے ان سے کہدیا گیا ہے۔ کہ مکہ معظمہ میں اسی معلم کے پاس ٹھہریں جس کے پاس دوسرے احمدی ٹھہرے ہوں۔ تاکہ نماز باجماعت کا اہتمام ہوسکے۔

ذکر و فکر

لڑکی کے بعد لڑکا

(حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے)

الفضل میں ایک اشتہار کسی دوا کا چھپا کرتا تھا۔ کہ اس کے استعمال سے جس کے ہاں لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا۔ یہ اشتہار پڑھ کر مجھے یاد آیا کہ ایک نسخہ مجھے بھی معلوم ہے۔ اور بے خرچ کیوں نہ میں ضرورتمند احباب کے لئے اُسے شائع کردوں۔

تاریخ اس نسخہ کی یہ ہے کہ ایک دفعہ ایک لڑکی بشریٰ نام کی میرے پاس کھڑی تھی۔ اور اس کا چھوٹا بھائی بھی اس وقت سامنے تھا۔ میں نے مذاقاً اس لڑکی کے نام کی مناسبت اور لڑکے کی موجودگی کے حسب حال یہ آیت سورۂ یوسف کی پڑھی۔ اور دونوں کی طرف انگلی سے اشارہ کیا۔ یا بُشریٰ ھٰذا غلام۔ جس کے معنے ہیں خوشخبری ہو یہ لڑکا ملا۔ یا "اے بشریٰ۔ یہ لڑکا" ساتھ ہی کسی نے اس لڑکی کی بابت بتایا۔ کہ اس کی ماں کے ہاں بیٹیاں ہوتی تھیں اب یہ بھاگوان پیدا ہوئی۔ تو اسکے بعد ان کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ میں نے کہا۔ یہ آیت قرآنی کی تاثیر ہے۔ کہ بشریٰ کے بعد لڑکے کا آنا ضروری ہے۔ کیونکہ کلام الٰہی میں جس طرح ہدایت کے فوائد ہیں۔ اسی طرح اور قسم کے ضمنی خواص بھی ہیں۔ بعینہٖ اسی طرح جس طرح خدا تعالےٰ کی دیگر پیدا کردہ اشیا میں علاوہ مشہور اور اصلی فوائد کے اور ضمنی فوائد بھی ہوتے ہیں۔ سو ضمنی بطن یا فائدہ اس آیت کا یہ بھی ہے۔ کہ جب بشریٰ کسی لڑکی کا کسی گھر میں نام رکھا جائے۔ تو اس کے بعد جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ لڑکا ہوتا ہے۔ اور بشریٰ کے بعد بموجب تاثیر اس کلام الٰہی کے غلام کا پیدا ہونا ضروری ہے ؛

اس کے بعد میں نے تفتیش شروع کی۔ کہ اس نام کی لڑکیاں کون کون ہیں۔ اور مجھ پر کھل گیا۔ کہ جس قدر بشریٰ نام والی بیاں کی گئیں۔ ان میں سے اکثر کے بعد لڑکے ہی تولد ہوئے۔ اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ یہ نسخہ کبھی خطا نہیں جاتا۔ کیونکہ ایسا تو دنیا میں کوئی بھی نسخہ نہیں جو خطا نہ جائے۔ ہاں یہ ایسا نسخہ ہے جو اکثر کامیاب ہوتا ہے۔ اور جو استثناء ہیں وہ اس کی صداقت پر دلیل ہیں۔ یعنی Exception proves the Rule. والا معاملہ ہے ؛

پس دوست اس کو بھی آزمائیں۔ اور فائدہ اٹھائیں تو خاکسار کو دعا سے یاد فرمائیں۔ ہاں یہ جائز نہ ہوگا۔ کہ کسی لڑکی کا پہلے کوئی اور نام ہو اسے بدل کر بشریٰ کردیا جائے۔ بلکہ شروع سے ہی یہ نام رکھنا چاہیئے ؛

کسی نسخہ کی تاثیر کامیاب سمجھنے کے لئے دواؤں میں تو یہ کافی سمجھا جاتا ہے کہ قریباً ۵۰ فی صدی کامیاب ہو۔ لیکن اگر ۷۵ یا ۸۰ فیصدی کامیابی ہو۔ تو اسے Specific یا اکسیر خیال کیا جاتا ہے۔ اور میرا مشاہدہ اس بارہ میں یہی ہے۔ کہ ۹۵ فی صدی یہ نسخہ یقیناً کامیاب ہے۔ باقی جہاں پہلی دفعہ ناکامی ہوئی ہے۔ وہاں پھر ایک شاخ کامیابی کی ایسی ہے۔ کہ بشریٰ کے معاً بعد نہیں مگر ایک اور لڑکی پیدا ہو کر پھر لڑکا یا لڑکوں کا سلسلہ پیدا ہوگیا۔ سو یہ بھی بڑی بھاری بات ہے۔ اور صرف تھوڑا سا وقفہ پڑ جانا کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔ اور بشریٰ کے بعد کبھی بھی لڑکا پیدا نہ ہونا شاذ ہے ؛

اعداد و شمار

اوپر کا مضمون میں لکھ چکا تھا۔ کہ میں نے قادیان کی بشریٰ نام لڑکیاں شمار کیں۔ اور اس کا حسب ذیل نقشہ یعنی Statistics پیش کرتا ہوں۔ تاکہ ان لوگوں کی تسلی بھی ہو جائے۔ جو زیادہ تنقیدی نظر سے ایسی باتوں کو دیکھتے ہیں۔

کُل بڑی لڑکیاں جو میرے علم میں بعد تفتیش آئیں	۲۴
جن کی پیدائش کے معاً بعد لڑکا ہوا	۱۸
جن کی پیدائش کے معاً بعد لڑکی ہوئی مگر پھر اس لڑکی کے بعد لڑکا ہوا	۴
جن کے بعد دو لڑکیاں ہو کر لڑکا ہوا	۱
جن کے بعد کوئی لڑکا نہیں ہوا	۱

اس سے معلوم ہوا کہ ۹۵۰۸ فیصدی کامیابی ہے۔ اور صرف ایک مثال ایسی ملی ہے۔ جہاں لڑکا نہیں ہوا ؛

ان کے علاوہ ۱۴ اور بشریٰ بھی ہیں جو Waiting List. پر ہیں۔ اور جن کی عمر ایک سال کے اندر اندر ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں۔ کہ ان کے والدین کے ہاں خدا تعالےٰ آئیندہ حمل میں اولاد نرینہ عطا فرمائے گا۔ انشاء اللہ۔ و ھو علی کل شیءٍ قدیر۔

پس جن صاحب کو لڑکے کا خیال ہو۔ وہ فوراً پہلی بیٹی کا ہی نام بشریٰ رکھ دیں یا جن کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ وہ آیندہ اس نسخہ کی آزمائش کریں۔ اور ساتھ ہی دُعا اور تضرع بھی کریں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی مشیت اور فضل نہ ہو تو سب نسخے بیکار ہیں ؛

چندہ تحریک جدید کی بقادار جماعتیں

اور

احباب جلد توجہ فرمائیں

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے چندہ تحریک جدید بحیثیت مجموعی وعدوں کی نسبت سے آخیر ستمبر تک ۷۰ فیصدی وصول ہو چکا ہے۔ الحمد للہ صرف ۳۰ فیصدی چندہ اب واجب الادا ہے۔ اگرچہ متعدد جماعتوں نے اپنے وعدوں کو ۹۰-۸۰ بلکہ سو فیصدی تک پورا کر دیا ہے تاہم جن جماعتوں کی طرف بقایا ہے۔ ان میں سے اکثر جماعتیں ایسی ہیں۔ جن کا وعدہ دوران سال کا تھا۔ دوران سال کا وعدہ کرنے والے احباب میں سے بعض نے جلدی ادا کر دیا تھا۔ مگر اکثر احباب نے ادا نہیں کیا۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ سال میں سے دس ماہ کا عرصہ گزر گیا ہے۔ اور اب صرف اکتوبر نومبر دو ماہ باقی ہیں۔ جن میں سوائے ان احباب کے جن کا وعدہ دسمبر یا اس کے بعد کا ہے۔ باقی تمام احباب کو اپنا وعدہ پورا کرنا چاہیئے۔ خطوط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دوران سال کا وعدہ کرنے والے احباب کے ذہن میں یہ تھا کہ وُہ اپنے وعدوں کو جلد ادا کر دیں گے۔ مگر اب تک ادا نہیں کر سکے۔ ایسے احباب سے یہ التماس کرنا مناسب ہے۔ کہ اگر وُہ یکمشت ادا نہیں کر سکتے تو اب جبکہ دو ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے۔ چاہیئے کہ اپنا نصف وعدہ ماہ اکتوبر میں اور باقی نصف ماہ نومبر میں ادا کر دیں۔ اور یاد رکھیں کہ اسلام اور احمدیت کے لئے جو احباب ان ادنےٰ قربانیوں کو پورا کریں گے۔ انہی سے بڑی قربانیوں کی امید کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ "یاد رکھو جو اس وقت کی حقیر قربانی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جو مطالبات میں کر رہا ہوں۔ آئیندہ کے مقابلہ میں بالکل حقیر ہیں۔ اسے اس سے بڑی قربانیوں کی توفیق نہیں مل سکے گی۔ جو آج چھوٹی کلاس کا سبق یاد نہیں کرتا۔ وہ کل کے بڑے امتحان میں ضرور فیل ہوگا۔ جو آج قربانی کی مشق نہیں کرتا وُہ کل ضرور میدان کارزار سے بھاگے گا۔"

پس ان جماعتوں اور افراد سے جن کا وعدہ دوران سال کا ہے۔ یا ان جماعتوں سے جن کے ذمہ تحریک جدید کے بقائے ۳۰ فیصدی سے زائد یا کم ہیں۔ یا جن کا وعدہ ماہ اکتوبر کا ہے۔ التماس ہے۔ کہ وُہ اپنے وعدوں کو اکتوبر یا نومبر میں پورا کرنے کی سعی کریں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ ان کی سستی یا غفلت کی وجہ سے وقت گزر جائے۔ اور وُہ اپنی تمام رقم ادا نہ کر سکیں۔ اور بعد میں ان کو کفِ افسوس ملنا پڑے ؛

فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

تبلیغ اندرون ہند

ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

الہ آباد

حاجی اللہ بخش صاحب سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔

۱۶ ستمبر کو جماعت احمدیہ اور عیسائیوں میں الوہیت مسیح پر مناظرہ ہؤا۔ جماعت احمدیہ کی طرف مولوی عبدالمالک خان صاحب مناظر تھے اور مسیحیوں کی طرف سے پادری سلطان محمد پال احمدی مناظر نے عیسائی مناظر کے منطقی اور فلسفیانہ دلائل کو نہایت معقولیت سے رد کیا۔ پادری صاحب نے مسیح کے معجزات بیان کئے اور کہا کہ یہ معجزات مسیح کے خدا ہونے کی دلیل ہیں اس کے جواب میں احمدی مناظر نے دیگر انبیاء علیہم السلام کے معجزات پیش کئے اور ثابت کیا کہ صرف معجزات سے مسیح کی الوہیت ثابت نہیں ہو سکتی۔ دوسری دلیل مسیح کی الوہیت کے متعلق پادری صاحب نے یہ پیش کی کہ مسیح چونکہ شریعت کا پابند نہیں تھا اس لئے وہ خدا ہے اس کے جواب میں مولوی صاحب نے فرمایا مسیح کا دعا کرنا اناجیل سے ثابت ہے اور یہ شریعت کے حکموں میں سے ایک حکم ہے اس کے علاوہ دیگر احکام شریعت جن کے حضرت مسیح پابند تھے بیان کئے۔ اور پھر اپنا یہ مطالبہ دہرایا کہ مسیح کی الوہیت کے ثبوت میں کوئی ایک ہی امر پیش کیا جائے۔ پادری صاحب نے اس کا کوئی جواب نہ دیا اور ادھر ادھر کی باتوں میں وقت پورا کر دیا۔ غرضیکہ مناظرہ بہت کامیاب رہا۔ دوسرے دن مولوی شریف احمد صاحب نے پادری صاحب موصوف سے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مناظرہ کیا پادری صاحب نے مسلمانوں کو بھڑکانے اور اشتعال دلانے کی بہت کوشش کی مگر وہ اس میں ناکام رہے۔ بعض غلط باتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کیں۔ جن کو معقولیت کے ساتھ رد کیا گیا۔

حافظ آباد

قاضی ضیاء اللہ صاحب سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔

یکم ستمبر کو بذریعہ منادی شہر میں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ آٹھ بجے شب کو جماعت احمدیہ کا جلسہ ہوگا۔ وقت مقررہ پر چوہدری محمد حیات خان صاحب کی تحریک پر ملک ولایت خان صاحب سب انسپکٹر زمینداره بنک صدر جلسہ منتخب ہوئے۔ پہلے بشارت احمد خان صاحب نے "اس زمانہ کے مجدد اعظم اور مرسل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں" کے موضوع پر تقریر کی اس کے بعد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مولوی فاضل نے اسلام کی حقیقت پر عالمانہ تقریر کی۔ اور موضوع کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کی جس کا سامعین پر بہت اچھا اثر ہؤا۔

ڈنگہ

۱۲ ستمبر۔ جماعت احمدیہ ڈنگہ نے بذریعہ منادی پبلک جلسہ کا اعلان کیا۔ وقت مقررہ پر سید احمد علی صاحب مولوی فاضل نے صداقت اسلام پر تقریر کی۔ ایک غیر احمدی مولوی صاحب کو بذریعہ تحریر جلسہ میں آنے اور صداقت اسلام پر لیکچر دینے کی دعوت دی گئی۔ مگر اس نے انکار کر دیا۔ مولوی سید احمد علی صاحب کی تقریر کو حاضرین نے نہایت خاموشی اور سنجیدگی سے سنا آپ نے مختلف مذاہب کے عقائد بیان کرتے ہوئے ثابت کیا کہ آج یہ سب مردہ ہیں صرف اسلام ہی زندہ مذہب ہے۔ جس پر چل کر انسان اعلیٰ مدارج روحانی حاصل کر سکتا ہے۔ سامعین میں غیر احمدی اور ہندو صاحبان بھی شامل تھے۔

موہلنکے

غلام حسین صاحب لکھتے ہیں۔ چند دن ہوئے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی گجرانوالہ سے آئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر قریباً دو گھنٹہ تقریر کی۔

راولپنڈی

سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ راولپنڈی لکھتی ہیں۔

۲۹ اگست۔ زیر صدارت پریذیڈنٹ صاحبہ لجنہ اماء اللہ کا جلسہ موضع رنہ امرال میں منعقد ہؤا۔ جس میں بابو محمد امیر صاحب امیر جماعت راولپنڈی نے "عورتوں کا نصب العین کیا ہونا چاہیئے" پر تقریر کی بعدہٗ ناصرہ بیگم صاحبہ نے "احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے" پر تقریر کی۔ امۃ الرشید فاطمہ صاحبہ نے "احمدی اور غیر احمدی میں فرق" پر تقریر کی۔ آخر میں استانی امۃ العزیز صاحبہ نے "آداب مجلس" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور بتایا۔ کہ جس قدر مجلس کے آداب اسلام نے پیش کئے ہیں دیگر مذاہب میں ان کا عشر عشیر بھی نہیں پایا جاتا۔ جلسہ میں احمدی مستورات کے علاوہ غیر احمدی مستورات بھی کثرت سے آئیں اور اچھا اثر لے کر گئیں۔

دہرم سالہ

محمد حسین صاحب سیکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں

انصار اللہ کا پہلا ہفتہ وار اجلاس ۸ ستمبر کو منعقد ہؤا۔ جس میں بابو محمد یعقوب خان صاحب نے "میں نے احمدیت کیوں قبول کی؟" پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ میرے والد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور کے منتظر تھے قصبہ نادون میں ایک فقیر قلندر شاہ صاحب رہتے تھے ان سے ان کی اکثر ملاقات ہؤا کرتی تھی۔ ایک روز فقیر صاحب نے کہا امام مہدی قادیان میں پیدا ہو گئے ہیں۔ اس کے چند ہی روز بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ سننے میں آیا اور والد صاحب نے بیعت کر لی۔ میں چونکہ اس زمانہ میں بچہ تھا ہوش سنبھالنے پر میں نے والد صاحب کے ذریعہ احمدیت کے لٹریچر کا مطالعہ کیا اور ۱۹۰۸ء میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔

دوسری تقریر نصر اللہ خان صاحب نے قادیان دارالامان کے برکات پر کی۔ بعد ازاں محمد طفیل صاحب نے سورہ جمعہ کی ابتدائی آیات کی جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا ذکر ہے۔ تفسیر بیان کی۔ اس کے بعد لعل محمد صاحب محمد سعید صاحب اور خاکسار نے مختلف موضوعات پر تقریریں کیں۔

اکال گڑھ

احمد الدین صاحب لکھتے ہیں۔

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی یہاں ایک ہفتہ ٹھیرے اور گرد کے دیہاتوں کا دورہ کرتے رہے۔ مدرسہ چٹھہ۔ رام نگر اور اللو میں مختلف موضوعات پر لیکچر دئے۔ ایک لیکچر اکال گڑھ میں "اسلام عالمگیر مذہب ہے" کے موضوع پر دیا۔ چند فتنہ پرداز آدمیوں نے ہمارے جلسہ میں شور مچانا چاہا مگر معزز غیر احمدیوں نے انہیں روکا اور پھر آخر تک کسی قسم کا شور نہ ہؤا۔

صریح ضلع جالندھر

حافظ محمد عبد اللہ صاحب لکھتے ہیں۔

۷ ستمبر۔ مولوی محمد حسین صاحب اور فضل الدین صاحب پادری کے درمیان "الوہیت مسیح" پر بمقام کاہندراں جو یہاں سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے مناظرہ ہؤا مناظرہ تین گھنٹے تک ہوتا رہا۔ غیر احمدیوں نے مولوی صاحب موصوف کے جواب سن کر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ پادری صاحب کی ناکامی کا اعتراف ان کے اپنے عیسائی لوگوں نے بھی کیا۔

ضلع گجرانوالہ کا تبلیغی دورہ

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار نے یکم جولائی سے ضلع گوجرانوالہ کا دورہ شروع کیا تھا۔ جو ۱۸ ستمبر تک ختم ہو چکا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۷۳ مقامات کا جن میں شہر مشہور قصبات اور دیہات شامل ہیں دورہ کیا۔ بعض جماعتوں میں جہاں جماعت کافی تعداد میں ہے تشحیذ لیگ کورز قائم کیں۔ اور ابتدائی قواعد ان کو سکھائے اور آئندہ کے لئے باقاعدہ کام کرنے کی تاکید کی۔ اکثر جگہوں پر انصار اللہ کی انجمنیں قائم کیں اور ان کو اخلاص اور مستعدی سے کام کرنے اور اپنے کام کی ماہوار رپورٹ باقاعدہ مرکز میں ارسال کرنے کی تاکید کی۔ ۹ تربیتی لیکچر دئے جن میں جماعت کی عملی اصلاح اور تربیت پر زور دیا گیا اور قربانیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی رغبت دلائی۔ دورے کے ایام میں کئی مولویوں سے تبادلہ خیالات ہوا جس کا ...کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا۔

اسلامی ممالک کی دلچسپ خبریں اور اہم کوائف

ایک خبر رساں ایجنسی سے الفضل کے لئے حاصل کردہ معلومات

وزیر اعظم مصر نحاس پاشا کے سوانح حیات

ہز ایکسی لنسی مصطفےٰ نحاس پاشا وزیر اعظم مصر ان مدبرین میں سے ہیں۔ جنہوں نے بڑی سے بڑی مشکلات کے مقابلہ میں بھی وطنیت کے نصب العین کو برقرار رکھا۔

اور اس وقت وہ ایسے سیاسی میدان میں جو مشکلات سے گھرا ہوا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے کوشاں ہیں۔ جسے وہ مصر کے لئے بہترین خیال کرتے ہیں:

ایک چھوٹے سے گاؤں میں ان کی زندگی کا آغاز ہوا۔ جونہی انہوں نے ہوش سنبھالا تعلیم میں منہمک ہو گئے۔ شروع ہی سے چونکہ عقلمند اور فہیم تھے۔ انہوں نے اپنی ذہنی اور ادراکی قوتوں کو بڑھانے کے لئے ہر فائدہ کے حصول کا عزم کر لیا انہوں نے مقامی دفتر تلغراف میں مورس (برقی ٹیلیگراف کے طریق کا مشہور امریکن موجد) کے ضابطہ قوانین کا مطالعہ شروع کر دیا۔ اس میں انہوں نے اس قدر استعداد حاصل کی۔ کہ ٹیلیگراف افسر کبھی کبھی انہیں بطور نائب کام کرنے کی اجازت دے دیتا۔ اس کے بعد والدین نے انہیں قاہرہ کے سکول میں بھیج دیا۔ اس وقت سے لے کر آئندہ اپنے زمانہ تعلیم میں ابتدائی اور ثانوی سکولوں۔ کالج اور سکول قانون میں ہمیشہ اول نمبر پر رہے۔ انہوں نے وکالت کی زندگی کو اپنے لئے منتخب کیا چنانچہ ایک معمولی وکیل کی حیثیت میں انہوں نے کام شروع کیا۔ مگر بہت جلد اس میں عظیم الشان قابلیت کا اظہار کیا۔ جس کے نتیجہ میں وہ ایک جج کی حیثیت میں سرکاری ملازم ہو گئے۔ اس میدان میں بھی انہوں نے ایک نمایاں امتیاز حاصل کیا۔ ان کے صادر کردہ فیصلہ جات قانونی اخبار میں شائع کئے جاتے۔ تاکہ دوسرے ججوں اور وکلا کی قانونی تحقیق و تدقیق میں ان کی راہنمائی کر سکیں۔ ان کی زندگی کے اس مرحلہ پر ۱۹۱۹ء کی قومی تحریک جو کچھ عرصہ سے سلگ رہی تھی بھڑک اٹھی۔ اور مصطفےٰ نحاس ایسے محب الوطنوں کو مصری انقلاب کی لپیٹ میں لے آئی:

وفد پارٹی کا رکن ہونے کی حیثیت میں پارٹی نے انہیں مؤتمر امن میں مصر کے مفاد کی حفاظت کے لئے یورپ بھیجا۔ واپسی پر انہیں وفد پارٹی کا جنرل سکرٹری بنا دیا گیا۔ جب لارڈ ایلن بے ہائی کمشنر نے وزیر اعظم سعد زاغلول پاشا کو جلا وطن کرنے کا اقدام کیا۔ تو ساتھ ہی مصطفےٰ نحاس جنرل سکرٹری وفد پارٹی اور مکرم عبید وزیر مالیات کو بھی تین اور اصحاب سمیت جلا وطن کر دیا گیا:

۱۹۲۷ء میں زاغلول پاشا کی وفات پر مصطفےٰ نحاس پاشا جو زاغلول پاشا کے ۱۹۲۴ء کے کابینہ میں وزیر ذرائع رسل و رسائل تھے۔ وفد پارٹی کے صدر مقرر ہوئے۔ ۱۹۲۸ء میں انہوں نے اپنی پہلی اور ۱۹۲۹ء میں دوسری کابینہ مرتب کی اور اب ۱۹۳۶ء میں انہیں پھر وزیر اعظم کی حیثیت میں ملک کی خدمت کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔

برطانیہ اور مصر کا معاہدہ اور اہل مصر

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) ایک برطانی اخبار کا نامہ نگار متعینہ قاہرہ لکھتا ہے۔ اہل مصر نے مصر اور برطانیہ کے مابین معاہدہ مودت کے متعلق بحیثیت مجموعی بہت کم دلچسپی اور سرگرمی کا اظہار کیا ہے۔ اس بات کے پیش نظر کہ سیاسین ملک بہت عرصہ سے اپنے ہم وطنوں کو اس امر کا احساس دلاتے رہے تھے۔ کہ ان کی آئندہ بہبودی اور قوم کے مفاد کے وقار کے لئے ضروری امور خصوصاً قاہرہ اور اسکندریہ سے برطانی افواج کے ہٹانے اور سوڈان میں ۱۹۲۴ء کے قبل کے حالات کی واپسی کی مراجعت کا انگلستان کے ساتھ تصفیہ ہونا نہایت ضروری ہے۔ ان دونوں مقاصد کے کامیاب حصول کے متعلق مصری عوام کی یہ بے اعتنائی ان لوگوں کے لئے بھی سخت حیرانی کا موجب ہوئی ہے۔ جو یہ خیال کرتے تھے۔ کہ انہوں نے مصریوں کی رفتار طبع کو پوری طرح سمجھ لیا ہے۔

لیکن یہ بات زیادہ تعجب انگیز نہیں کہ مختلف سیاسی لیڈروں کی ہر معاملہ میں باہمی کشمکش کے مناظر دیکھنے کے عادی ہو کر عامۃ الناس نے ذہنی طور پر معاہدہ کی شرائط کے متعلق اس متحدہ رضامندی پر شبہ کا احساس کیا ہے۔ علاوہ ازیں تمام مصری حلقوں میں اس بات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ یہ معاہدہ کلیۃً برطانیہ کے حق میں ہے۔ اور اس میں مصر کو کوئی رعایت نہیں دی گئی۔ یہ امور اس بات کی کافی وجہ پیش کرتے ہیں۔ کہ کیوں سرکاری طور پر جھنڈوں کی ترتیب۔ اکیس توپوں کی سلامی۔ اور ازرق پوشوں کی طرف سے جو ایک سرکاری جماعت ہے